السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے بھائی کے پاس بہت سا مال ہے جوکہ عمارتوں، تجارتی مارکیٹوں اورزمینوں پر مشتمل ہے اوران سب چیزوں کی آمدنی بھی ہے ۔ میں نے اسے نصیحت کی کہ اپنے اصل مال تجارت کی زکوٰۃ اداکیا کرو تو اس نے مجھے بتایا کہ اصل مال تجارت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ توصرف اس کے وصول ہونے والے کرایہ پر ہے جب کہ اس پر ایک سال گزر جائے اوراگروہ کرایہ وصول کرنے کے بعد عمارت ہی پر خرچ کردے توزکوٰۃ واجب نہ ہوگی ۔ کئی اورلوگ بھی ہیں جن کا عمل میرے اس بھائی کے عمل کی طرح ہے ۔ توکیا یہ عمل اسلام کی روسے جائز ہے ؟ کیا ایسا کرنے والاگناہ گار تونہ ہوگا ؟ کون سی جائیداد ہے جس کے اصل اور نفع پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے ، حتیٰ کہ ایک سال گزرجائے ؟ اس سلسلہ میں کوئی حد بھی مقررہے یا حکم ایک جیسا ہے خواہ جائیداد کم ہو یا زیادہ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے مال کی کئی قسمیں ہوتی ہیں مثلا نقدی تواس پر زکوٰۃ واجب ہے جب کہ نقدی نصاب کو پہنچ جائے اوراس پر ایک سال گزرجائے ۔ زرعی زمین کی پیداوار مثلا دانوں اورپھلوں کی زکوٰۃ اس دن واجب ہے جس دن پھلوں کو توڑا اور کھیتی کو کاٹا جائے ۔ زرعی زمین کی اصل قیمت نہیں بلکہ اس کی پیداوار پر زکوٰۃ ہے ۔ جوزمین یا عمارت کرایہ پر دی گئی ہو توسال گزرنے کے بعد اس کے کرایہ پر زکوٰۃ ہے بشرطیکہ کرایہ نصاب کے بقدر ہو، اس زمین یا عمارت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے ۔ ہاں البتہ وہ زمین یا عمارت یا دیگر سازوسامان جوبغرض تجارت ہوتواس کی قیمت پر سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ قیمت نصاب کے برابر ہو۔ اس صورت میں نفع کو بھی اصل زر کے ساتھ شامل کرلیا جائے گا ۔ اسی طرح چوپائے جانوروں میں بھی زکوٰۃ واجب ہے جب کہ وہ نصاب کے مطابق ہوں اوران پر ایک سال گزرجائے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الزکاۃ : ج 2 صفحہ 117

محدث فتویٰ